



سوال

گناہ کرتے وقت نفس کی اتباع کرنا

جواب

سوال: السلام علیکم گناہ اور نفس کی اتباع کرنے میں کیا فرق ہے؟ اگر ایک شخص کو معلوم ہو کہ گالی دینا گناہ ہے اور گالی دیتے وقت اس کے ذہن میں یہ بات آجائے لیکن پھر بھی وہ گالی دے دے تو کیا اس نے نفس کی اتباع کی اور وہ مشرک ہو جائے گا؟ یا صرف عقیدے کے معاملے میں نفس

جواب: اتباع نفس کو اللہ کی کتاب نے شرک قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ لِلَّهِ بَهْوَةً فَقَاتِلُ يَتَّخِذُ عَلَيْهِ وَكَيْلًا ۚ ۴۳

کیا آپ نے اسے بھی دیکھا جو اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنائے ہوئے ہے کیا آپ اس کے ذمہ دار ہو سکتے ہیں؟

بعض دوسری آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ جس اتباع نفس کو شرک قرار دیا گیا ہے وہ دو قسم کی ہے:

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات بالکل ہی نہ ماننا جسے ہم اصطلاح میں ان پر ایمان نہ لانا کہتے ہیں تو ایسے شخص کی اتباع نفس یا

عقائد اور اساسیات دین کے باب میں کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں اتباع نفس۔ اسے ہم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں اتباع نفس قرار دے سکتے ہیں اور ایسا کرنے والا اپنے نفس کی اس اتباع کو جائز بھی سمجھتا ہے یا اس کی تاویلیں کرتے ہوئے اسے جائز بنانے کی کوشش کرتا ہے۔

جہاں تک وقتی طور جذبات سے مطلوب ہو کر کوئی معصیت یا گناہ کا ارتکاب کرنا ہے اور پھر انسان اس پر توبہ بھی کر لے تو ایسی اتباع نفس شرک میں داخل نہیں ہے۔ ایسی اتباع کرنے والا اپنے عمل پر شرمندہ اور نادم ہوتا ہے اور توبہ و استغفار کا طالب ہوتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَلَا يَصُدُّكَ عَنْهَا مَنِ اتَّخَذَ بَهْوَةً فَتَرَدِّي ۙ ۱۶

پس اب اس کے یقین سے تجھے کوئی ایسا شخص روک نہ دے جو اس پر ایمان نہ رکھتا ہو اور اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہو، ورنہ تو بلاک ہو جائے گا

وَاصْبِرْ لِنَفْسِكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهًا ۚ وَلَا تَتَّبِعْتَنِيكَ عِغْمًا تُرِيدُ رِيشَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَا تُلَظِقْ مِنِّي أَغْطَلْنَا قَلْبِي عَن ذِكْرِنَا وَاتَّخِذْ بَهْوَةً وَكَانَ أَمْرُهُ فُرْطًا ۚ ۲۸

اور اپنے آپ کو انہیں کے ساتھ رکھا کر چلنے پروردگار کو صبح شام پکارتے ہیں اور اسی کے چہرے کے ارادے رکھتے ہیں (رضامندی چاہتے ہیں)، خبردار! تیری نگاہیں ان سے نہ ہٹنے پائیں کہ دنیوی زندگی کے ٹھاٹھ کے ارادے میں لگ جا۔ دیکھ اس کا کتنا نہ ماننا جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے اور جو اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہو اسے اور جس کا کام حد سے گزر چکا ہے

فَإِنْ لَّمْ يَنْتَهِ بِوَالِكَ فَاعْلَمْ أَنَّمَا يُدْعُونَ إِلَهُهُمْ وَمَنْ أَعْضَلَ عَنَّا شَيْخًا بَعَثْنَا لِيُغَيِّرَ بَدَنِي مِنَ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝



پھر اگر یہ تیری نہ مانیں تو تو یقین کر لے کہ یہ صرف اپنی خواہش کی پیروی کر رہے ہیں۔ اور اس سے بڑھ کر بہکا ہوا کون ہے؟ جو اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہوا ہو بغیر اللہ کی رہنمائی کے، بیشک اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا

وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا وَلْيَخْذَ اللَّهُ إِلَى الْأَرْضِ وَإِشْحَاقَ هَوَاهُ فَمَشَقَّةٌ كَشَلِّ الْقَلْبِ إِنْ تَحْمِلُ عَلَيْهِ يَلْهَثُ أَوْ تَشْتَرُكَ يَلْهَثُ ذَلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ۱۷۶

اور اگر ہم چاہتے تو اس کو ان آیتوں کی بدولت بلند مرتبہ کر دیتے لیکن وہ تو دنیا کی طرف مائل ہو گیا اور اپنی نفسانی خواہش کی پیروی کرنے لگا سو اس کی حالت کتنی سی ہو گئی کہ اگر تو اس پر حملہ کرے تب بھی ہانپے یا اس کو چھوڑ دے تب بھی ہانپے، یہی حالت ان لوگوں کی ہے جنہوں نے ہماری آیتوں کو مٹھلایا۔ سو آپ اس حال کو بیان کر دیجئے شاید وہ لوگ کچھ سوچیں